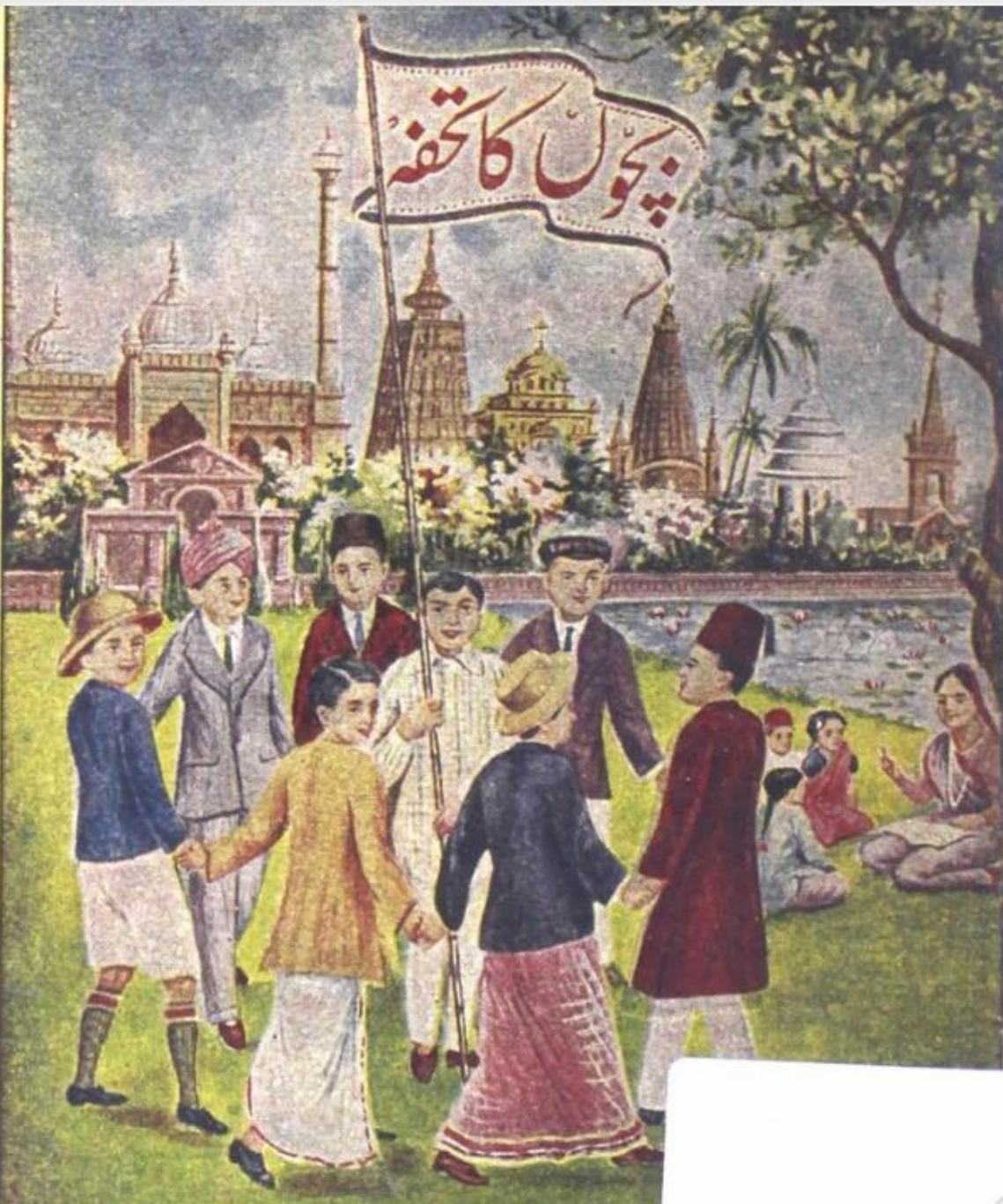


پھول کا حفہ



حصہ اول

محمد شفیع الدین شریعتی

جل حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

پنجوں کا تختہ

حصہ اول

پنجوں کے لئے آسان - مفید اور دلکش نظموں کا با تصویر مجموعہ
یہ کتاب حملہ تعلیم صوبہ پنجاب، صوبہِ متحده، صوبہ پہبندی
صوبہ دہلی اور ریاست حیدر آباد دکن کی منتظر شدہ ہے

مصنفہ

محمد شفیع الدین نیر ایم اے

مُتّابِجَامِعَه ملیّۃ اسلامیّۃ - نئی دہلی

قیمت آٹھ آنے

پندرہ ہزار ایڑیش .. ۱۰۰۰

منظور کردہ

- (۱) جناب ڈاٹر کھڑا صاحب مکمل تعلیم صورجات متعدد اگرہ داد دہ براۓ کتب خانہ جات درجہ ائے اول و دو قدم مدارس اور زیر نگران۔
- (۲) جناب ڈاٹر کھڑا صاحب مکمل تعلیم صورجات براۓ کتب خانہ جات والغات۔
- (۳) جناب ڈاٹر کھڑا صاحب مکمل تعلیم مالک مخدود سر حیدر آباد دکن براۓ کتب خانہ جات والغات مدارس ابتدائی۔

(۴) جناب ڈاٹر کھڑا صاحب سرشتہ تعلیم صوبی براۓ کتب خانہ جات مدارس ابتدائی طیکٹ ہک لکھی ٹھوپ دہی براۓ کتب خانہ جات والغات۔

(۵) عہد تعلیم مسلم پیغمبر سعی علی گرحد و جامد طیلہ سلامیہ دہی بطور نصائح جات عتمائے مدارس ابتدائی

(۶) اس کے خلاف یہ کتاب ہندستان کے بعض نہایت مشہور مدارس کے نصائح میں مل ہے

طبع اول - اکتوبر ۱۹۲۲ء ایک ہزار پارہیوں بار۔ مارچ ۱۹۲۲ء

طبع دوم - مئی ۱۹۲۵ء پانچ ہزار ایک ہزار

طبع سوم - اپریل ۱۹۲۷ء دس ہزار تیس ہزار بار۔ ۱۹۲۷ء

طبع چارم - مئی ۱۹۲۸ء دس ہزار ایک ہزار

طبع پنجم - جون ۱۹۲۹ء دو ہزار چودھویں بار۔ ۱۹۲۹ء

طبع ششم - مئی ۱۹۳۰ء دو ہزار ایک ہزار

طبع سیتم - اگست ۱۹۳۱ء دو ہزار پندرھویں بار۔ ۱۹۳۱ء

طبع سیتم - جون ۱۹۳۲ء دو ہزار ایک ہزار

طبع سیتم - جون ۱۹۳۳ء دو ہزار ایک ہزار

طبع دیگر - ۶ لائی ۱۹۳۴ء دو ہزار

گیارہ ہیوں بار جون ۱۹۳۴ء دو ہزار

ترتیب مصنایں

حصہ اول

نمبر	عنوان	نمبر	نمبر	عنوان	نمبر
۳۶	گرمی	۱۵	۴	دیباچہ	۱
۲۵	طوطا	۱۹	۶	بچوں سے دودو باتیں	۲
۳۲	پرسات	۱۶	۱۱	حمد	۳
۳۳	بی کا بچہ	۱۸	۱۳	دعایا	۴
۴۶	پانی کی کھانی	۱۹	۱۲	صحیح	۵
۴۸	کبوتر	۲۰	۱۶	شام	۶
۵۰	سردی	۲۱	۱۹	بانگ مگی سیر	۷
۵۲	عید کا چاند	۲۲	۲۱	حکیل کا گیت	۸
۵۳	مرغی	۲۳	۲۳	آہوں کا مزہ	۹
۵۶	فقارہ	۲۴	۲۵	بندزو والا	۱۰
۵۷	بھار کا موسم	۲۵	۲۸	موڑ	۱۱
۵۹	نیا سال مبارک	۲۶	۳۱	تارے	۱۲
۶۰	ہوا	۲۷	۳۳	چڑیا	۱۳
۶۲	صفائی	۲۸	۳۶	سجورت	۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دیباچہ

میں کیا اور میری خیری چند نیلمیں کیا۔ لیکن اُس خدا نے جو کسی کی مدد نہ کوشش را بخواہاں نہیں کرتا میری توقعات سے زیادہ ان کی قدر کرادی۔ مگر مگر متنہ ز ماہر ان تعلیم، ماہر بیان اہل قلم اور انگریزی اور دوزبانوں کے مشہور اور معتبر اخبارات و رسائل میں ان نظموں کے متعلق بہت ہی بہت افراہ ایں لکھیں ان نظموں کو میری کتابوں سے یکرپنے گر انقدر صحیح فہل میں شائع کیا۔ اب یہ کتاب ہندستان کے ان تمام دعوبوں میں کسی نہ کسی صورت میں رائج ہے جہاں اور در عام طور پر سمجھی اور بولی جاتی ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہو سکتا ہے کہ لگہشتہ چند سال میں اس کے چالیس ہزار سے زیادہ شخص فرد خست ہو چکے ہیں۔ میرے لئے یہ امر بھی موجب مسترت ہے کہ بہت سے مصنفوں نے بچوں کی درسی کتابوں میں اس کتاب کی نظموں کو شامل کیا ہے اور اس طرح اس کتاب کے فوائد کا داراء بہت وسیع ہو گیا ہے۔

بچوں کے لئے نظموں کی ضرورت نظموں کا ستا اور تو فرم کے ساتھ ان کو بار بار دہرا نابچوں کو بہت مرغوب ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں تعلیم میں

اس نظری رحمن سے ضرور غائب نہ اٹھانا جا ہے۔

نظم قوت سامنہ کی تربیت کرنی ہے بچوں کو مادری زبان لکھانے اور ان کو اخلاقی تعلیم دینے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ نظم سے بچوں کی وقت مشاہدہ کو بڑھانے اور کردار پیش کی اشیاء سے لپی پیدا کرنے کا بھی کام یا جا سکتا ہے۔ جب میں نے بچوں کے لئے ایسی نظیں جمع کرنے کی کوشش کی جوان مقاصد کو پورا کریں تو مجھے بیرونی یا سی ہوتی۔ کیونکہ اس قسم کی سوچ پا س فلسفیں بھی وستاپ نہ ہو سکیں۔ اگر مولانا محمد سعید صاحب در حرم نے بچوں کے لئے پچھنچیں نہ لکھی ہوتیں تو اذدواج کی یہ شریعت یا محدود م ہوتی۔ دوسرے شعراء کے دیوانوں سے یا یوس ہو کر مجھے پھر ہوتی کہنا پڑتا کہ بڑی بھلی جیسی بھلی ہو سکیں اور یہ کی نظیں بچوں کے لئے خود لکھوں اور رہی اس وقت آپ کے سامنے ہیں۔

ان نظموں کی خصوصیات۔ ان نظموں کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ میں نے ان نظموں کے ذریعہ بچوں کو اپنے گرد پیش کی ہیز زوب سے لپی سیئے اور ان کا بغور مشاہدہ کرنے کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضرورت ہتی گہ :

اول۔ زبان سلیں، عام فہم اور با محاورہ ہو۔

دوم۔ خیالات سادہ ہوں۔

سوم۔ عام اور مفید معلومات فراہم کی جائیں۔

پہنچا رام۔ بغیر نصیحت کا پیرا یہ اختیار کئے اخلاقی تعلیم کا پورا لحاظ رکھا جائے
پنجھم۔ نظموں میں روایی اور اختصار ہو۔

ششم۔ عنوانات میں تنوع ہو۔ ہفتم۔ بھرپور قابل ترجمہ ہوں۔

ان خصوصیات کے علاوہ میں نے یہ بھی کوشش کی ہے کہ راستہ ای تعلیم کے بعض معاشرین مثلاً مطہر اللہ فطرت، علم الاستیاء، جغرافیہ اور حفظ ان صحت کے متولی بچوں کی معلومات میں کچھ اضافہ ہوتا رہے۔

پہلے اور دوسرے حصے میں فرق۔ اس سلسلے کے ہمیں حصے میں فقط ان پیزروں کا ذکر ہے جو سات آٹھ برس کے بچوں کے مادل سے مخصوص ہیں،
دوسرے حصے میں زبان اور خیالات کے لحاظ سے اس دائرہ کو تدبری بھی طور پر
دیکھ کر کاگیا ہے اور ان عنوانات پر نیس بلکہ گئی ہیں جو آٹھ برس سے لیکر اس گیاز
برس کے بچوں کی تعلیم کے لئے ضروری ہیں۔ بھی طور پر تعلیم حاصل کرنے والے زیادہ ہمارے
رذ کوں اور لڑکوں کو بھی ان دونوں کتابوں سے بہت کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے
شکر یہ۔ میرے محترم بزرگ جناب ڈاکٹرمحمد احمد صاحب تجدربنیوی نے اپنا ناپت
شہی وقت ان کتابوں پر نظر ثانی فرمائی میں صرف کیا ہے۔ میں سامع ہوں صوف کا دلی شکر ایسا
کرتا ہوں میخانہ کو داخڑھتا کابھی جنہوں نے اس کتاب کی عجن تسویریں تیار کی ہیں شکر گزار ہوں

جلدہ نمبر۔ دے }
محمد شفیع الدین تیر }
ست ۱۹۵۵ء

بچوں سے دُو دُوبائیں

پیا سے بچو! رات بھر خوب پاؤں بھیلا کر آرام سے
سوئے، صبح ہو گئی، آٹھو! ہر طرف پیڑوں پر ما جئ نک ہے
ہیں۔ چڑیاں خوش ہو ہو کر اللہ کی تعریف کے گیت لگا رہی
ہیں۔ آدم تم بھی مل کر خدا کی تعریف میں کوئی نظم گائیں۔
ہماری اس کتاب میں سب سے پہلے ایسی ہی نظم لکھی ہوئی ہے۔
اللہ میاں کی تعریف کر چکے تو لاڈ اس سے پچھے دعا بھی
مانگ لیں۔ اُسی بنے، میں دنیا جہان کی فہمیں دی ہیں،
دہری ہمارے سب کام بنا دیتا ہے۔ اُسے ہم سے بڑی
محبت ہے۔ لو! اس کتاب میں تو دعا بھی موجود ہے
آدم نے لے لے کر گائیں۔
صبح کے ہماینے دفت میں سیر پاٹا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

چلو۔ بانگ کی سیر کو چلیں۔ وہ دیکھو دھک دھک کرنی اور
اپنے پیچے خاک آڑاتی موڑ جائی ہے۔ لوادر تاشا دیکھو!
یہ بندر دالا کھاں سے آگیا۔ بندر یا کیسی اچھی ہے۔ ہم۔ ٹھی
ایک بندر یا پالیں گے، ہمارے کندھوں پر بیٹھ کے ہمارے
سر میں جوئیں دیکھا کرے گی، اما ہا ہا چھول ہی چھول!
لال، پیٹے، سفید سب رنگ کے چھول۔ کیا اچھا بانگ ہی!
ہماری کتاب میں سب چیزوں کی نظیں موجود ہیں۔ گھر
بیٹھے ہر چیز کی سیر ہوا کرے گی۔

ہمیں پانی سے بہت ڈر لگتا ہے۔ کچھ پانی میں چلنا چھرنا
بھی برا معلوم ہوتا ہے۔ کوئی پوچھے کہ پانی میں ڈرانے کی
کیا چیز ہے۔ بلکی بلکی بھوار پڑتی ہو تو ہمیں تو بڑا مزہ آتا ہے
دریا۔ بھی بڑا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا
چلتی ہو، لال انگارا سورج پچھم کی طرف جا کے زمین سے

بالکل مل گیا ہو، کہیں نہ رہیں بھی ہوں اور کہیں فوارے
 اپنے چلتے ہوں تو کیسا پیارا معلوم ہوتا ہے۔ یہ ساری چیزیں
 بھی ہماری کتاب میں موجود ہیں۔
 ارے کسی کا طوطا پیخڑے سے نکل بھاگتا ہے۔ ہائے
 ہائے، بچارے سے اڑا نہیں جاتا۔ چڑیاں اُسے مار رہی
 ہیں۔ غریب چھپتا پھر رہا ہے۔ لگھر میں آیا تو مرغی اُسے
 مارنے کو بودھی چھت پر گیا تو میاں کبوتر صاحب نے
 اُس کی ٹانگ لی، اے ہے اس سے تو ہم اسے پکڑے
 پیخڑے میں ڈال دیں، بچارے کی جان تو بچ جائے گی۔
 ادھر دیکھو! ہماری کتاب میں چڑیا، مرغی، کبوتر، طوطا
 سب موجود ہیں۔ کسی اچھی کتاب سے۔

گرمی کس کام کی لا ہر وقت پسینہ بتاہے دن میں
 تین یعنی دفعہ کپڑے بدلو۔ ذرا دوڑے۔ بھاگے اور بدن

پسینے میں شور پور۔ ہمیں تو جاڑا اچھا لگتا ہے۔ چاہے جتنا کھیلو، کو دو، جی ہی نہیں بھرتا، اچھی اچھی چیزیں کھانے کو ملتی ہیں اور خوب کھانی جاتی ہیں، برسات میں بھئی کچھر پانی نہ ہو تو برسات بھی اچھی ہوتی ہے۔ آم کھانے کو ملتے ہیں۔ ہماری کتاب میں سب موسموں کی بھاریں ہیں اتنی سی کتاب میں سب کچھ ہے۔ کتاب کیا ہے۔ ایک عجائب خانہ ہے۔

اچھا اب تم خود اس کی سیر کرو۔ اچھی معلوم ہو تو تیر کو یاد رکھنا۔

تمہارا خیر خواہ
محمد شفیع الدین تیر

جامعہ نگر، دہلی

سُمِّلَتْهَا تَحْتَ الْحَقِيقَةِ

پھول کا حصہ

حصہ اول

حمد

آد آؤ سر کو جھکا میں
گیت خدا کی حمد کے گھا میں

جس نے اس دنیا کو بنا یا
اور ہمیں پھر اس میں بسا یا

جس نے پانی اور ہوادی
جس نے ہماری آگ جلا دی

جس نے بنائے چاند ستارے
پھول کھلائے پیارے پیارے

جس نے ہمیں ماں باپ دئے ہیں
 ہم پہ ہزار احسان کئے ہیں
 ماں کو بخشنی ہماری محبت
 باپ کے دل میں ڈالی شفقت
 محنت کر کے باپ کمائے
 پیار سے ماں پھر ہم کو کھلانے
 نئے نئے دو چار کھلونے
 تازہ تازہ مٹھائی کے دوئے
 آبا جی بازار سے جاگ کر
 روزہ ہمیں دیتے ہیں لا کر
 فکر ہے پچھہ نہ کسی کا غم ہے
 ہم پہ خدا ہی کا یہ گرم ہے

دُعا

آؤ دُعا کو ہاتھ اٹھائیں اپنے خدا سے مُرادیں ہائیں
 اے ماں کا ارکھیا دہاری سن لے تو فریاد ہماری
 تُن کو دُستی صرح کو پا کی
 بخشیں اپنے علم کی دولت
 دلکھ سے ہم نہ بھی گھبراہیں
 سُستی کی زنجیریں توڑیں
 کام سے محنت کے نہ ڈریں ہم
 بولیں تو ہم سچ ہی بولیں
 ہندو، رسلکھ، مسلم، عیسائی
 دُستہ سیدھا ایک دکھائے
 ہم سب کو تونیک بنادے

صحیح

اُکھو بیٹا ! آنکھیں کھو لو
 بستر پھوڑو، لو مسنا روہو لو
 اتنا سونا، ٹھیک نہیں ہے
 وقت کا گھونا، ٹھیک نہیں ہے

صحیح ہوئی، ہے وقت سہانا
 گاؤ خدا کی حمد کا گانا

سورج نکلا تارے بھاگے
 دنیا والے سارے جاگے

ڈالی ڈالی چڑیاں چمکیں
 کیا رہی کیا رہی کلیاں چمکیں

پھول کھلے خوش بُنگ ریلے
 سُرخ ، سفید اور نیلے پیلے
 جوہی اور چینی ملکی
 چٹپا الگ ایکیلی ملکی

سُورج ابھی ابھی نکلا ہے
 ٹھنڈا وقت ہے ، سرد ہوا ہے

پتوں پر ہیں اوس کے قطرے
 صاف اور سُمُھرے موتی جیسے

سُرخی مشرق پر چھانی ہے
 اچھی خاصی بھار آئی ہے

بنیا ، پشاوری ، حلوانی
 سب نے اپنی ڈکان لگانی

ہل اور بیل کسان بھی لے گر
 جا پہنچا اپنی کھیتی پر
 کاربھی گر بھی کام ہے آیا
 آکر اپنا کام جایا
 دن دن بھر کام کرے گی
 رات کو بھر آرام کرے گی
 تم بھی پہلے کھانا کھاؤ
 پھر سستہ لوگوں کا جاؤ
 کام میں جو اس آن نہیں ہیں
 سیر دہ انسان نہیں ہیں

شام

ہوئی شام سونے کا وقت آگیا
اندھیرا سا چاروں طرف چھا گیا
گیا ڈوب پچھم میں اب آنکھ
افق پر پھکنے لگا ماہستا ب
پرندہ آشیانے میں چانے لگے
موئی بھی جنگل سے آئے لگے
فلک پرستادے پکنه لگے
جواہر کی صورت دئکھنے لگے
ہیں سب صاف صاف تاریخ ہے
ہر اک سہمت موقع سے بکھرے ہوئے

چکتھے بھی ہیں چھملاتے بھی ہیں
ہمارے دلوں کو لجھاتے بھی ہیں
مسافر نے کھوئی سڑائیں کھر
چلتے پر دیس میں بس یہی اُس کا گھر
اسان اینی کھلتی سے فارغ ہوئے
اٹھاںل شو کندھے پہ گھر کو چلے
ہوا اس طرح سارا بازار بند
کہ آنکھیں کرے جیسے بیکار بند
نہ آنکھی، نہ ابرا و نہ گرد او ر غبار
مزہ دیتی ہے آسمان کی بہار
غرض یہ کہ دنیا میں آئی ہے شام
خدا نے عجب شے بنائی ہے شام

باغ کی سیر

آؤ آؤ باغ میں جائیں
باغ میں جائیں جی بھلائیں
چل کر دلکھیں، پھول رنگلے
پھول رنگلے، نینلے پیلے
پیلے پیلے رنگ برلنگے
پرٹے پہنے پھر بھی ننگے
اچھے اچھے، پیارے پیارے
بیسے ہوں آکاش میں تارے
گھرے گھرے، مہلکے ہلکے
رنگ ہم ان کے دلکھیں چل کے

باغ کی کیا رہی کیا رہی دلکھیں
لکیاں پیا رہی پیا رہی دلکھیں

دلکھیں پھولوں کی نگینی
سو نگینی خوشبو نجینی بھینی

پیٹے پیٹے میوے چلکھیں
کچھ کھائیں کچھ جیب میں رکھیں

جمیب میں رکھ کر گھر کو لا میں
آتا اور آتاں کو کھلا میں

خوب تھیں چڑیوں کا گانا
بلیں اور کوئل کا ترا نا

اُن کی بولی شان خدا کی
شان نہیں، پہچان خدا کی

کھیل کا گیت

آؤں گھیرا ایک بنائیں اپنے اپنے ہاتھ بہلائیں
 سینہ تان کھڑے ہو جائیں اوپر کو گردن بھی اٹھائیں
 ایڑی سے ایڑی کو ملا کر اپنے اپنے پاؤں لٹھائیں
 پہلے پورا چکر کھا لیں پہلے پورا چکر کھا لیں
 پھر حم سب کی جائیں فرم پھر آگے پیچے جائیں آئیں
 پھر باز دل اپنے پھیلادیں ہاتھوں کو اوپر لے جائیں
 پیچے کے اٹھیں ہاتھ کی بھیں اوپر سے پھر پیچے لایں
 سر اونچا ہو سامنے دھیں



چھک کر بیجیں اور فڑپلیں خوش ہو کر بیجیں جھیلیں
 مل کر کیلیں سارے لڑکے کوئی نہ جائیں سے اڑکے
 تیر بھی جو بھی آ جائے ویک کے ہم کو راحیں پا سے

آموں کا مرد

اسلم اوہ اگرم دو لڑکے اک گاؤں میں ہا کرستے ہیں
 دونوں تجھ شیطان کے بھائی سکام تھا ان کا ہماراٹی
 اپنی اپنی ٹولی سلے کر جا پسندے اک باغ نکے اندر
 پردوں کے نیچے آم بٹھے ہیں پیکھتے کیا ہیں پڑکھڑے ہیں
 پھر کیا تھا ایں آئی قیامت ان سب کو سو بھی جو شرارت
 پہنچنے والے پڑے جو پائے پھر شاخوں پر جڑ کے گئے

کہ پیدا کر دیا ام گرے جب
 چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے۔
 خوب مرنے لئے کرچکتے
 کچھ کھائے کچھ جیسے رکھتے
 اتنے میں رکھوا لا آیا
 این کو دیکھ پہنچا لایا
 جسے ان گلاں کو نامرا
 کیا کہ ما تنا بے چارا
 اس پر رکھوا لا چلا یا
 دوسرا رکھواں کو ملایا
 دیکھ کے ان کو سب گھیرئے
 در کمپائی سے پہنچے سائے
 رکھواں نے بھیک بنایا
 شیطانی کا مرزا چکھایا
 مار پھی دل میں شرمائے
 ڈنڈے کھا کر گھر گو آئے

بندروالا

دُگ دُگ دُگ دُگ کرتا آیا بندروالا، بندروالا یا
 ہاتھ میں اک موٹا سیاڑہ ندا ڈنڈے میں اک لال سا جھنڈا
 کندھ پر میلا سا، جھولنا
 بندر کے ساتھ اک بندر یا
 کوچوں بازاروں سے گرتا
 دیکھ کے کچھ لوگوں کا جھٹپٹ
 جب لوگوں نے لیھرا باندھا
 لے کر ڈنڈا، رکھ کر جھولا
 تا چوپیٹا! تا چوپیٹا!
 بندر نے بھی جسم سیمیٹا
 اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر گردن اور کوٹھے منٹکا کر

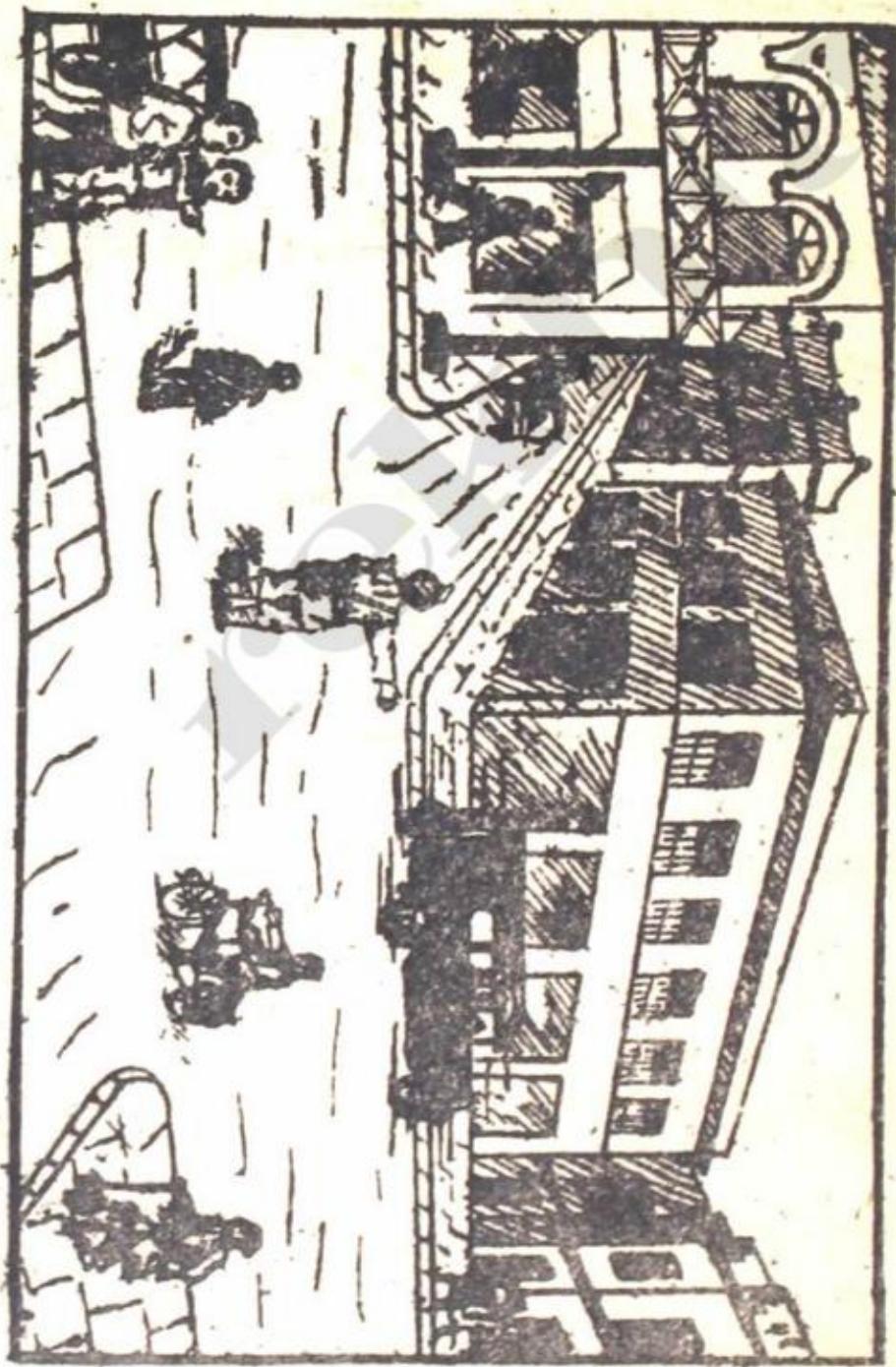


جھوکا اور نہ پچھہ سترہ بایا بھرگ تھرگ کرنا ج دکھا بایا
 و تکھے اب سرال پیں جانا اور بیوی کو ساتھ میں لانا
 بیوی پہلے تو شرمائی پھر وہ پھم پھم کرتی آئی
 لڑکوں نے بندہ کو سایا بہادر کو بھی غصہ آیا
 جھپٹا ان پر ڈنڈا سلے کر ان کو ڈرا یا بھپکی نے کر
 کر کے تماشے ایسے ایسے سلوگوں سے مانگے پہیے
 وقت ایکی بھانڈا ٹھنڈا ٹھنڈا
 ٹھنڈا پناسے جھولہ ڈنڈا

موڑ

تیز ہوا سے بائیس کرتی دوڑتی اور فرائٹے بھرنی
 موڑ آنی خاک اڑاتی پوں پوں کرتی سورج مچانی
 چال میں تیزی اپنی بلا کی
 کیسی دیرگماں کی سستی
 رات کو آئے دن کو آئے
 اگلی سیط پہ بیٹھا شوفر
 شوفر نے بھونپو کو سجا یا
 چابی پھری جلدی چلدی
 میں بتلاوں موڑ کیا ہے
 اس کے پاؤں بڑے کے پہنے

دوکھ کے مت کھٹ جائے ہوا کی
 پیں میں آنی اور گئی بھی
 چلنے سے نہ کبھی گھبرائے
 صاحب بیٹھے کو د کے اندر
 پھر دیاں پرزوں کو ہلا یا
 دھک دھک تی موڑ چل دی
 چلتا پھرتا اک گمرا ہے
 چلنے میں اس آندھی کیسے



کل کا گھوڑا اس میں جاتا ہے پُرندہ پُرندہ خوب بنائے
 پانی اور پیروں پلاؤ چاہے جان س کو لے جاؤ
 اس کے سوا کچھ اور نہ کھائے دل ان گھاس کے پاس نہ جائے
 بھولی، بیکھر، بیکھر تیری میں ہی اس سے سب کم
 کیا کہنا تیرلا کارہی گر
 خوب بنائی تو سئے موڑ

تارے

چمکو چمکو تارے و چمکو چمکو پیارے و چمکو
 دُور بیاں سے تم ہو چکتے جانے کہاں سے تم ہو چکتے
 گُندن کے ہاندے دلکتے دُنیا کو حیرت سے ٹکتے

جب کہ انہیں اگھنپتا تھا ہے روشن سوچ چھپ جاتا ہے
 ایک نظر سب کو مکنا ساری ساری رات چکنا
 تم نے کیوں یادت کر لی؟ کیوں یہ خدمت اپنے صریح

راہ جوان کو تم نہ دکھاتے کیسے مسافر مسخہ پاتے
 قدم قدم پا آٹکتے رہتے ساری رات بھکتے رہتے

تم نے ان کو راہ بتائی کرتے ہو تم سبے بھلانی

سائے جماں کو روشن کرو ساری دنیا نور سے بھر دو
مجھ سے گرلو دود دو پاپیں کٹ جائیں یہ نہ حیری اُتیں
دیکھو دیکھو نیتندہ آئے جب تک سوچ مٹنہ نہ دکھائے

چٹی چٹی جوت تھاری ہلکی ہلکی پیاری پیاری
تھاری بکی میں راہ بتائے بھلکے ہوؤں کو گھر پہنچائے
آئے سمجھ میں یا کہ نہ آئے
لیکن نور یہ چکے جائے

چڑیا

اڑتی اڑتی چڑیا آئی دانا دنکا چن کر لائی
 بھولی بھولی صورت اُس کی پیاری پیاری مورت اُس کی
 سبے انوکھے سبے نزالے پر کچھ کالے، کچھ منیا لے
 اڑتے اڑتے مڑنا اُس کا پھر پھر پھر پھر اڑنا اُس کا
 چونچ میں لامو کھے میں جایا دھاگا کا تھکا جو کچھ پایا
 ہنکوں کا انبار ہوا ہے چڑیا اب یہ کام کرے گی
 بیٹھ کے میں اندھے ڈرے گی

پڑھیں کیسے کچے کچے لوانڈوں سے بچلے بچے
 جی پہنی ہی بھوک کے مارے بھوک ہیں بے چین بچاۓ



ماں جب لیٹ کے گھر کو آئی اُن کے سلئے کچھ دانا لائی
 پونچیں لکھوپے پر پھیلا سئے پتھے دانا کھانے آئے
 اس کے بعد چڑا بھی آیا دونوں نے بچوں کو بھرا را
 دیکھ کے کوڈوں کی مٹکاری عاجز ہے چڑیا بے چاری
 ظالم اُن کو دیکھ جو پائے سب بچوں کو حیث کر جائے
 سب کو پروں کے نیچے دیا کر ماں کھیار لھتی ہے چھپا کر
 راتِ دن اُس کا کام یہی ہے
 کام یہی آرام یہی ہے

سُورج

پُورب میں لو سُورج نکلا سونے کا اک مصال بڑا
 میں نے کہا۔ اے سونج پیارے جو سے پھر چاند نہ تارے
 آج تو اپنا حال سنادے کچھ بائیں ہم کو بھی بتا دے
 یوں توجہاں میں نام ہے تیر لیکن کیا کیا کام ہے تیرا
 سونج بولا۔ پیارے پتے! میرے ساتے کام تو سن لے
 جسے میں نے ہوش سنبھالا کرتا ہوں دنیا میں آ جا لا
 سُن کے جماں میں آنا میرا منہ کو چھپا لیتا ہے انڈھیرا
 سردی سے ہوں سب کو بچانا دھوپ سے ہوں سب کو گرماتا
 پھوپ کوئی اگا دیتا ہوں فصلوں کو بھی پکا دیتا ہوں

پرف پھارڈوں میں گپھلانا دریا میں پانی پہنچانا
 پانی کو پھر بھاپ بنانا بھاپ کا پھر بادل بن جانا
 بارش کے سامان ہیں یہب دُنیا پر احسان ہیں یہب
 دُنیا ہے گلشن ہیرے اڑ سے چاند ہے روشن میری نظر سے
 پھولوں میں رکسینی مجھ سے میودوں میں شیرینی مجھ سے

نام ہے نیرا نیرتا باں
 کہتے ہیں مجھ کو غمِ درخشاں

گرمی

اب گرمی آجائے گی ناک چنے چبوائے گی
 سورج سر پر آئے گا پر چھائیں چھپ جائے گی
 تپ کے زمیں اب سورج سے تانبا سی ہو جائے گی
 دیکھنا لوگ جائے گی وہو پپ میں چلنے پھرنے سے
 خشک بار ہو جائے گی ہونٹ تری کو ترپسیں گے
 شربت اور فالودے سے دل کی کلی کھل جائے گی
 برف بہنے کی کثرت سے گھر گھر بکنے آئے گی
 ٹھنڈے پانی سے خس کی ٹھنڈی چھڑ کی جائے گی
 گرمی کی گرمی گرمی دیکھنا ناچ چخائے گی
 کام سے جی اکتا گا جسم میں جان بولائے گی
 ایسی گرمی میں کیوں کر نظم یا لکھی جائے گی

طوطا

طوطا والا طوطا لایا " طوطے لو طوطے " چلایا
 سبز بیوں کی دردی سب کی میسری پونج نزائے دھب کی
 طوطے والے کو ٹلووا کر اک طوطے کے دام چکا کر
 قیمت دی اور ہم نے خریدا
 لوہتے کے پنځرے میں رکھا
 پنځرے میں اک روئی ڈالی
 خوش پوکر طوطے نے آٹھا میں
 آپ تو بس تھوڑا ہی کھایا
 کتر کتر کر ڈھیر لگایا
 ہم نے اسے کچھ بول سکھائے
 دن بھر میں ہیں کرتا رہتا
 لفظ بہت سے یاد کرائے
 پھل لے لے کے کترتا رہتا
 لفظ بہت سے جان گیا تھا
 جملے بھی پچان گیا تھا
 رہتا رہتا جملے یہی دو
 " مھوبیتے " " بنی جی بھجو "



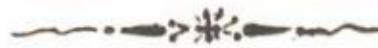
صح اندھیرے شور میا تا شور جیا کر سب کو جگاتا
 قید کایوں دکھ سستے سستے مدت گز ری رہتے رہتے
 اک دن کھڑکی کھلی جو پامی پھر کیا تھا اس کی بن آئی
 دیکھو طو سطے کی اُستادی اڑکر حامل کی آزادی
 اب یہ باغوں میں جائے گا
 یاروں میں جی بھلا نئے گا



برسات

آئے آئے بادل آئے چاروں طرف سے گھر کر چھائے
 منہ اپنا سوچ نے چھاپا یا اب تو خوب انڈھیرا چھایا
 ایسی تاریکی چھائی سہے اچھی خاصی رات آئی ہے
 بادل گر جا۔ بجلی چکلی بدلی اب حالت موسم کی
 سر دہوا کا جھونکا آیا دل کی کلی کو اس نے کھلا یا
 ڈالی ڈالی جھوم رہی ہے بزرے کامنہ چوم رہی ہے
 نہتھی بو ندیں آئیں گی پہلے گرو غیار بھائیں گی چلے
 ہلکی ہلکی پھوار پڑے گی بارش موسلا دھار پڑے گی
 بہنکھیں گے سب پر نمایے بھرجائیں گے نڈی ناسے
 مٹکوں پر ہو جائے گی کھڑ لوگ گرنگے ذہر ذہر ذہر ذہر

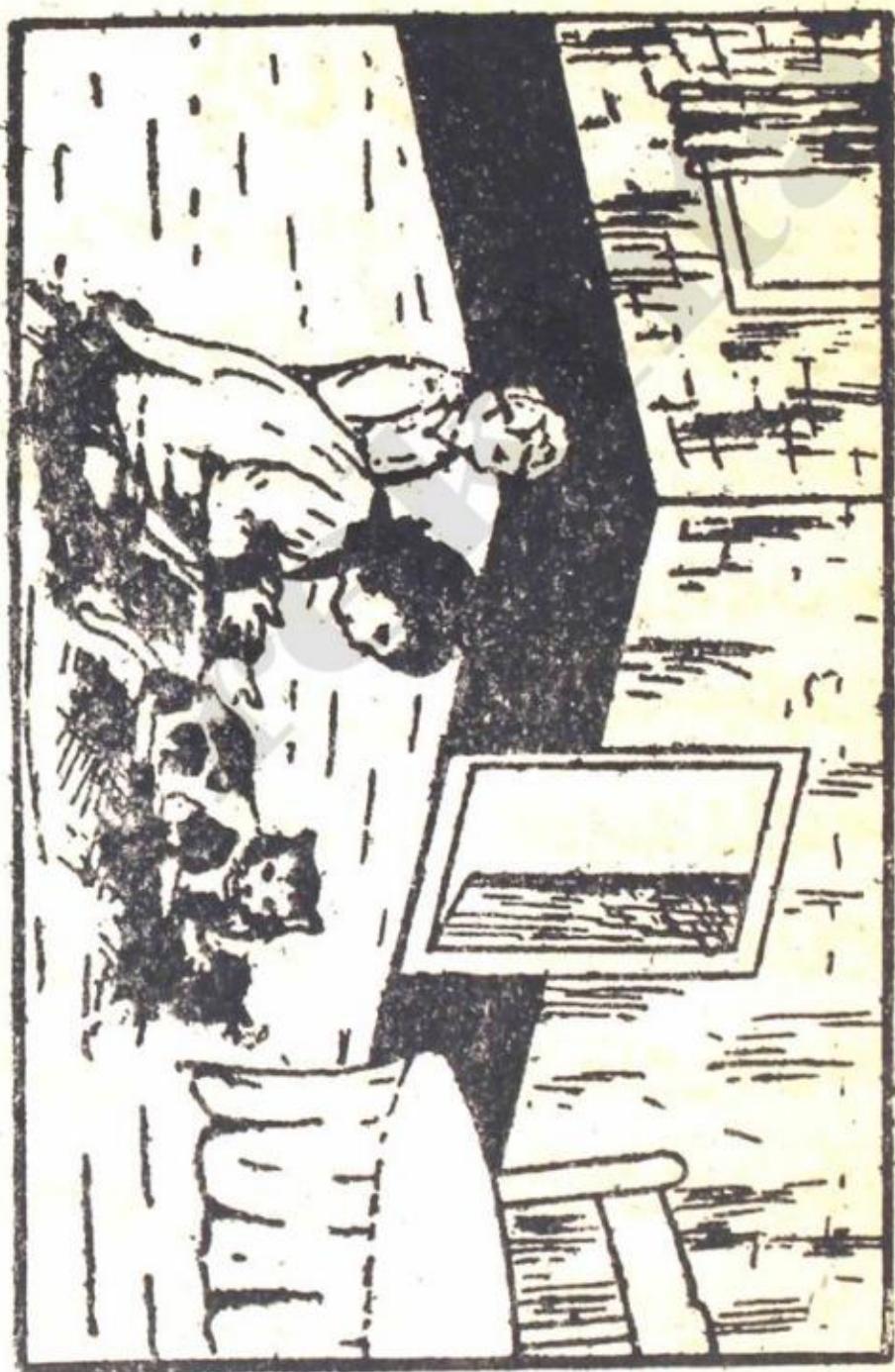
پھیلے گا دریا کا پانی بڑھ جائے گی اُس کی دانی
 پھر جب بارش تھم جائے گی ریت اور مٹی جنم جائے گی
 پتا پتا دھل جائے گا رنگ بھی سب کا لھل جائے گا
 شان کے ساتھ دھنک نکلیں گی پیاری پیاری زندگ رنگیں گی
 پی پی پیچے اب گائیں گے اور مینڈک بھی طرائیں گے
 پھر کیا لطف آئے گا
 غم کا باطل بھٹ جائے گا



بُلی کا بُجھے

آؤ سُنو تیر کی زبانی
 بُلی کا بُجھے ہم نے پالا
 آئندھیں تھیں نیلی نیلی بُسی
 بال ملائم اُس کے ایسے
 ہم نے اکون اُس کو گھیرا
 کر کے میاؤں میاؤں اُس نے
 ناخن سُونی جیسے نکالے
 غڑا کر پھر پنجہ مارا
 چھوٹتے ہی وہ سیدھا بھاگا
 پھر بھیرا ہم نے بُلا یا
 بُلی کے بُجھے کی کمانی

بُلی کے بُجھے کی کمانی
 رنگ تھا اُس کا لاکالا
 چھوٹی چھوٹی چکیلی بُسی
 رشیم کے بُجھے ہوں جیسے
 پیار سے پیٹھ پیا تھا جو پھیرا
 مائے ہاتھ اور بادل اُس نے
 تیز اور آفت کے پُر کالے
 گود سے ہم نے اُس کو اُتارا
 بھاگ کے نیز کے نیچے پہنچا
 پروہ ہمارے پاس نہ آیا
 خوب رہی تیر کی زبانی



پانی کی کہانی

یار دستنو یہ ماجرا پانی نے اک دن یہ کما
 سب لوگ پیتے ہیں مجھے پی پی کے بیتے ہیں مجھے
 گلزار ہے مجھ سے نہیں پھل دار ہیں پودے کے کمیں
 پستی میں رہتا ہوں سدا پستی میں رہتا ہوں سدا
 لو تم سے بچ کتنا ہوں ہیں جب دوسرے سے بنتا ہوں ہیں
 اس وقت بس خشک اور تر ہوتی ہیں چیزیں جس قدر
 آن کو بنا دیتا ہوں میں آگے پڑھا دیتا ہوں میں
 سوچ کی گرمی سے میاں ہوتا ہوا میں ہوں نہاں
 جاتا ہوں سونے آسمان چاکر بلندی پر جماں
 طہنڈی فضلا کا یہ اثر ہوتا ہے میرے حال پر

قطروں میں جاتا ہوں بدل باول سے آتا ہوں نکل
 پارش ہوں بر ساتا کمیں دنیا کو عمر ساتا نہیں
 کرتا زمیں شاداب ہوں بھرتا کمیں تالاب ہوں
 پودوں کو ہوں میں پالتا
 پڑوں میں ہوں جانِ الہ
 مجھ سے ہری ہیں کھیتیاں
 سیراب ہوتی ہے زمیں
 میں سکل چلاتا ہوں کمیں
 اور نل میں جاتا ہوں کمیں
 بل کھا کے آتا ہوں کبھی
 چکی چلاتا ہوں کمیں
 جھیلوں میں رہتا ہوں کبھی
 دریا میں بنتا ہوں کبھی
 اپنی کہانی کہہ چکا
 نہتر کا یہ سارا بیاں
 ہے ایک بھی دامستان

کبوتر

ہم نے ایک کبوتر پالا
 سارے بدن پر رائٹہ دھیا
 عید کو ہم نے عیدی جوپائی
 آبایا جب بازار کو جاتے
 خوب ہاں کو جان گیا تھا
 دیکھ کے اُن کو دوڑ کے آتا
 کان پہ اُن کے کرتا غُرغون
 دانا کھا کے پانی پی کے
 اڑ کر پھر وہ چھت پر جاتا
 دیکھتے جب بی کو آتے
 اب ملکنا اور نہ غُرغون
 خوف بھی کسی چیز ہے تیر
 سیدھا سادھا بھولا بھالا
 اُجلا اُجلا بگئے جیسا
 اس کے لئے کا بک بنوائی
 دو پیسے کا دانا لاتے
 پیچھل تک پہچان گیا تھا
 اڑ کر کندھے پر حرطہ جاتا
 ہش کے وہ کئی بھی دیا ہو
 ناچنے لگتا ماسے خوشی کے
 دھوپ میں بیٹھ کے پر کھجاتا
 کا بک میں حضرت چھپ جاتے
 ختم ہوئی وہ ساری اکٹھوں
 کا پیسے ہی سب تھر تھر تھر



سردی

چار موسم خدا نے بنائے
اپنی قدرت کے جلوے دکھائے

گرمی سردی بھار اور برسات
ہے ہر اک فصل میں اک نئی بات

سردی آتے ہی گھٹنے لگا دن
رات بڑھنے لگی جب گھٹا دن

دوہوپ میں اپ نہ اگلی سی تیزی
اور نہ سورج میں پسلی سی شوخی

وہ بھی کتراء کے چلنے لگا ہے
ہم سے نج کر نکلنے لگا ہے

اب نہ آندھی نہ تو کی بلائے
 سرد موسم ہے ٹھنڈی ہوا ہے
 اب ہوا کی نبی گھٹ رہی ہے
 جسم کی کھال بھی پچھٹ رہی ہے
 پانی دریا میں ہونے لگا کم
 برف کا اب پکھلنا گیا تم
 آگ تاپیں گے اب سارے انان
 دھوپ کھائیں گے جاں دار ہر آن
 رُدنی اور اون سے تو لگے گی
 چائے قہوے کی محفل بجے گی
 پیراں کا کروشکر ہر دم
 جس نے ہم کو دئے ایسے موسم

عید کا چاند

کیا سبب ہے کہ خوشی چھانی ہے؟

آج دنیا میں بمار آئی ہے؟

مُسکراہٹ ہے بیوں پر آتی

کیوں صبا پھرتی ہے آج اتراتی

ہر گھر آیا و نظر آتا ہے

ہر کوئی شاد نظر آتا ہے

آسمان پر جو کھلے ہیں تارے

ہمش رہے ہیں وہ خوشی کے مائے

نئے نچے بھی تور دتے نہیں آج

عید کے شوق میں سوتے نہیں آج

ہوئی ہے آج صفائی گھر گھر
 نیکلے صندوقوں سے کپڑے زیور
 نے کپڑے ہیں نیا ہے جوتا
 کل ہر اک شخص بنے گا دو لھا
 عید کہ شوق سے کل جائیں گے سب
 شکر خان کا بجا لا جیں گے سب
 ہے ہر اک دل پر مسّرت طاری
 اور یہ بات زپاں پر جاری
 یہ دن اللہ نے دکھلا یا ہے
 عید کا چاند نظر آیا ہے

مُرْغَیٰ

کٹ کٹ کرتی آئی مُرغیٰ اپنی فوج کو لانی مُرغیٰ
 فوج میں ہس بچے سائے نخنے میں پیارے پیاۓ
 نخنی نخنی چونکہ سب کی خوب نکلی تیر غضب کی
 ننگی ٹانگی میں چھوٹی چھوٹی
 ماں کو اپنی جانتے ہیں سب اڑتی اڑتی چیل جو آئی
 دیکھتے ہی مُرغیٰ چلا نی کچھ پیچے کچھ ماں کے آگے
 یعنی کوشن کر پیچے بھاگے
 ماں نے اپنے پر پھیلائے لاالوں کو چھاتی سے لگایا
 سب کو اپنے پوں میں چھپایا دا نا دنکھا جب کچھ پایا
 آپ نہ کھایا ان کو کھلایا ماں کی محبت دیکھو تیر دیتی ہے جان اپنے بچوں پر



فوارہ

آؤ چلیں، فوارہ دیکھیں، پانی کا نظارہ دیکھیں،
 دیکھ کے منظر پیارہ اپیارہ جی خوش ہو جائے گا ہمارا
 فوارہ ہے حوض کے اندر جیسے ہوتا لاب میں متدر
 حوض کے چاروں جانب مگلے خوب قرینے سے ہیں رکھتے
 گملوں میں پودوں کے پتے آنکھوں کو ہیں طراوت دیتے
 بھر پانی کا اُچھلنادیکھو فوارے کا اُبلنا دیکھو
 یوں اڑتے میں پانی کے قطرے جیسے کوئی نہ تابی چھوٹے
 پتوں کا دھل دھل کے نکھرنا پودوں پر قطروں کا بکھرنا
 باغ کی سبب نت ہی اسی سے کام یہ کب ہوا درکسی سے
 نیمروں دیکھنے آؤ تم بھی آؤ دل بھلا و تم بھی

بھار کا موسم

نہ گرمیوں کا زدر ہے، نہ سردیوں کی مار ہے
 نہ دھوپ تن پہ بار ہے، نہ ٹھنڈ ناگو ار ہے
 ہوا بھی خوش گوار ہے، نہ گرم ہے نہ سرد ہے
 نہ بجلیاں نہ آندھیاں، نہ ابر ہے نہ گرد ہے
 ہیں سبزہ زار ان دونوں پھاڑ و شت اور بن
 ہے سچ تو یوں بھار پر ہے آج کل چمن چمن
 ہیں جنگلوں میں سبز سبز کھیت لہما رہے
 عجب ادا سے جھوم جھوم کر ہیں دل لجھا رہے
 فضا میں دلکشی ہی کچھ یہ آگئی ہے اب نی
 نظر پڑی جو کھیت پر تو کھیلی چلی گئی

خراں نے پیڑوں کے لیاں پھینکے تھے اُتار کر
 دلمن بنادیا اُنہیں۔ بمار نے ستوار کر
 چمن کے چپوں دیکھ کر۔ ہماری عقل دنگ ہے
 بخششی۔ سفید۔ سُرخ۔ زرد ان کا رنگ ہے
 دلوں میں ہے کچھ آج کل امنگ سی بھری ہوئی
 مسٹروں کے جوش سے کلی کلی کھلی ہوئی
 نکھر گیس ہمادلوں کی بارشوں سے پتیاں
 نہر نہر کے صاف ہو گیں تمام ندیاں
 ہیں پیڑوں میں پھپٹے ہوئے پرندے چھپا رہے
 خدا کی شان دیکھ کر۔ خوشی سے ہیں ڈھگا رہے
 یہ لطف دیکھ دیکھ کر زبان پہ بار بار رہے
 یہ موسم بمار رہے۔ یہ موسم بمار رہے

نیا سال مبارک

نیا سال تم کو مبارک ہو بچو سدا خوش رہو تم پھلو اور بھو
 خدا کی عنایت رہے تم پڑا احمد
 ہمیشہ ہو بیداری و سستے پا قائم
 ترقی کر و علم میں اور ہنر ہیں
 بلندی ہو پیدا تمہاری نظر میں
 غریبوں کی امداد کرتے رہو تم
 دُم ان کی محبت کا بھرتے رہو تم
 رہو تم ہمیشہ قوی اور توانا
 زمانہ پکارے تمہیں کس کے دانا
 جو بگڑے بھیوں کا مان کو سنجا
 کبھی آج کا کام کل پر نہ نالو
 بنونیک نیکی تمہارا چلن ہو
 بھلانی کی دھن میں ہمیشہ لگن ہو
 رہو سکھ سے دعماں نہ دکھ پاس آئے خدا تم کو بیاریوں سے بچائے
 دعا ہے یہ تیر کی تم نام پاؤ
 اور اس سال میں کچھ نہ کچھ کر دکھاو

ہوَا

سُورج کی گرمی لانی ہوا میں
لانی ہوا میں ، لانی گھٹا میں

پرڈل کا ہلنا بتلا رہا ہے
گھوڑا ہوا کا پھر آ رہا ہے
ہے کام اس کا سب سے بھلامی
زندہ ہے اس سے ماری خدائی
کلیاں بھلائے باغوں میں جا کر
بچوں کی خوشبو لائے اڑا کر
جائے سمندر سونگات لانے
برسات لانے گرمی مٹانے

بادل دہ جیسے روئی کے گالے
 اُن کو اٹھا کر کندھے پہ ڈالے
 لائے اڑا کر سب کو پخوتے
 اک بوتند پانی اُن میں نہ چھوڑتے
 پانی سے بھردے دم بھر میں جل یھل
 سر سبز کر دے جنگل کے جنگل
 پہنچنے گھانے بھاری کلوں کے
 چکنی چلائے غلتے کو پہنچنے
 یوں تو ہوا ہے نعمتِ خدا کی
 ظالم بھی ہے یہ لیکن بُلا کی
 بگڑتے تو پھر یہ بس میں نہ آئے
 آندھی اٹھائے، جھکڑ چلائے

کہبے اگھاڑے۔ پیڑوں کو توڑے
چھپر میں باقی تکانہ چھوڑے
پھر بھی خدا کا انعام ہے یہ
بندوں پہ اپنے اکرام ہے یہ

صفا می

سب سے پہلے غسل خانے جائے
سوکے آٹھتے ہی نہانے جائے
میل سے ناپاک ہوتا ہے بدن
صف رہنا چاہئے تو ہو کہ من
جادیں، سلکے، رضامی اور بخاف
ہو غرض اسپر کی ہر آگ پیز صاف

تن کے پیڑے صاف سُتھرے ہوں تمام
 دُور رکھنا ہے اگر کھانشی ز کام
 پھیلتی ہیں میل سے بیمار یاں
 صاف ہوں رُومال، گرتے، ساریاں
 جن کے دانتوں پر جمار ہتا ہے میل
 آدمی کب ہیں وہ ہیں لیں گائے بل
 کیوں پتے کوئی، لگے لکتی ہی پایس
 ہونہ جب تک صاف پانی اور گلاس
 ہد اگر میل رکابی یا پلیٹ
 اُس میں کھانے سے بگڑ جاتا ہے پیٹ
 ہو اگر کھانا کھلا رکھا ہوا
 خاک میڈ اُس میں پڑتی ہے سدا

خاک مٹی کیا ہے گویا زہر ہے
 اُس کا کھانا بس خدا کا قمر ہے
 گھر کی سوری صاف رہنی چاہتے
 بلے رُسکے ہر چیز بہنی چاہتے
 ہے جو گھر گندा تو گندی ہے ہوا
 سونگھنا جس کا نہیں ہر گز رُوا
 قصہ کونہ ہے صفائیِ خوب چیز
 صاف سُتھرا آدمی ہے با تمیز

(بیت حروفات مجموعۃ الکتابہ برحق پیر بیہودہ دہلی)

خاک مٹی کیا ہے گویا زہر ہے
 اُس کا کھانا بُس خُدا کا قمر ہے
 گھر کی موری صاف رہنی چاہتے
 بے رُسکے ہر چیز بہنی چاہتے
 ہے جو گھر گندा تو گندی ہے ہوا
 سو نکھنا جس کا نہیں ہر گز رُوا
 قصہ کوئہ ہے صفائیِ خوب چیز
 صاف سُتمرا آدمی ہے با تمیز

(لیتو چھات مجتو طلاح برحق پیریں دہلی)